بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم چہارشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۲۸ تبلیغ ۱۳۴۷ ہش ۲۸ ذیقعدہ ۱۳۸۷ھ ۲۸ فروری ۱۹۶۸ء | نمبر ۴۳

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو خدا کے واسطے کچھ کھوتا ہے اس کو اس سے ہزار چند دیا جاتا ہے

ہر ایک جو صدق دل سے خدا کا طالب بنتا ہے اسے عزت دی جاتی ہے

"جو شخص خدا کی طرف قدم اٹھاتا ہے (اس پر) خدا سے نور اترتا ہے۔ (وہ) اپنے فرشتوں کو اس کی خدمت کے واسطے مامور فرماتا ہے۔ جو اس کے واسطے کچھ کھوتا ہے اس کو اس سے ہزار چند دیا جاتا ہے۔ دیکھو صحابہؓ میں سے سب سے پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا سارا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیا تھا اور کمبل پوش بن بیٹھا تھا۔ مگر جب خدا تعالیٰ نے اسے دیا تو کیا دیا۔ دیکھ لو کیسی مناسبت ہے کہ اس نے چونکہ سب صحابہؓ سے اول خرچ کیا تھا اسے سب سے پہلے خلافت کا تخت عطا کیا گیا۔ غرض خدا کوئی بخیل نہیں اور نہ اس کے فیض خاص خاص ہیں بلکہ ہر ایک جو صدق دل سے طالب بنتا ہے اسے عزت دی جاتی ہے۔ یہ ہمارے دشمن تو اللہ تعالیٰ سے جنگ کرتے ہیں۔ بھلا ان سے آسمانی باتیں اور تائیدات روکی جا سکتی ہیں ہرگز نہیں۔ پرنالہ کے پانی کو تو کوئی روک بھی سکتا ہے مگر جو آسمان سے موسلا دھار بارش ہونے لگ جاوے اس کو کون روک سکے گا اور اس کے آگے کونسا بند لگا دیں گے؟ ہمارا تو سارا کاروبار ہی آسمانی ہے۔ پھر بھلا کسی کی کیا مجال کہ اس میں کسی قسم کا حرج یا خلل واقع کر سکے۔" (الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۳ء)

انسان کے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں بجز اس کے کہ خدا کے ساتھ تعلق پیدا کرے

"خدائے تعالیٰ نے یہ بات میرے دل میں ڈالی ہے اور میری فطرت میں رکھ دی ہے کہ جب کوئی دوست مجھ سے جدا ہونے لگتا ہے۔ مجھے سخت قلق اور درد محسوس ہوتا ہے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ خدا جانے زندگی کا بھروسہ نہیں۔ پھر ملاقات نصیب ہوگی یا نہیں۔ پھر میرے دل میں خیال آجاتا ہے کہ دوسروں کے بھی تو حقوق ہیں بیوی ہے بچے ہیں اور اور رشتہ دار ہیں۔ مگر تاہم جو چند روز بھی ہمارے پاس رہتا ہے اس کے جدا ہونے سے ہماری طبیعت کو صدمہ ضرور ہوتا ہے۔ ہم بچے تھے اب بڑھاپے تک پہنچ گئے ہیں۔ ہم نے تجربہ کر کے دیکھا ہے کہ انسان کے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں بجز اس کے کہ انسان خدا کے ساتھ تعلق پیدا کرے۔"

(الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۳ء)

اخبار احمدیہ

۱۸۷

○ ربوہ ۲۷ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

○ مکرم سید عبدالغفار صاحب احمدی بنگلور (انڈیا) اپنے کاروباری اور مالی حالات کی وجہ سے پریشان ہیں نیز ان کی بچی عزیزہ قمر بیمار ہے۔ انہوں نے تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے کاروبار میں برکت دے قرض سے نجات دیکر پریشانیاں دور کرے اور ان کی بچی کو صحت عطا فرماوے۔ آمین

(پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

○ ربوہ — محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریر فرماتے ہیں:

"مکرم ڈاکٹر میجر محمد خان صاحب آف عدن امسال حج کے لئے مکہ معظمہ جا رہے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو اور حج کے ارکان کی صحیح طور پر ادائیگی کی ان کو توفیق ملے۔ اور وہ حج کی جملہ برکات سے مستفید ہوں۔"

○ الفضل ۱۸ فروری ۱۹۶۸ء میں کارکنان صدر انجمن احمدیہ کے لئے دینی نصاب شائع کیا گیا تھا۔ چونکہ نصاب میں درج شدہ کتاب "نزول المسیح" زیر طبع ہے۔ اس لئے اس کی بجائے کتاب "لیکچر سیالکوٹ" رکھی گئی ہے۔ اب نصاب کی صورت حسب ذیل ہے۔ دینی نصاب:۔ (۱) قرآن کریم۔ سورہ مائدہ صرف (۲) علم کلام۔ لیکچر سیالکوٹ (۳) انٹرویو (عام دینی سوالات) ۲۵ تعمیر۔ امتحان ۲۰ اپریل کو مسجد مبارک میں ہوگا۔ کارکنان متعلقہ مطلع رہیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

متحدہ کوششیں بڑی برکت کا موجب ہوتی ہیں

ہمارے ملک کا ہر شہری جانتا ہے کہ ہمارے ملک کو درختوں کی کس قدر ضرورت ہے؟ اگر اللہ تعالیٰ ہر ایک کو کم از کم ایک درخت ہی شجرکاری کے موسم میں لگانے کی توفیق بخش دے۔ تو پاکستان کے سرمایہ میں حیران کن حد تک اضافہ ہو سکتا ہے۔ خدا کرے ہمارے ہر شہری کو اس نہج پر سوچنے اور قدم اٹھانے کی توفیق نصیب ہو جائے۔

(نائب قائد ایثار)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۶۸ء

موجودہ حالتِ زار اور اس کا علاج

(۳)

یہاں اللہ تعالیٰ نے اس طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ وہ کونسی بات ہے جس کے متعلق مسلمان کہتے تو رہتے ہیں مگر کرتے نہیں وہ بات "اتحاد" ہے۔ آج آپ دیکھتے ہیں کہ ہر مسلمان کی زبان پر یہی ہے کہ مسلمانوں کو اتحاد کرنا چاہیئے۔ فرقہ وارانہ تفریق ختم کرنی چاہیئے۔ یہاں تک کہ مسلمانوں کا ایک علیحدہ تیسرا متحدہ بلاک بنانا چاہتے ہیں۔ مگر حالت یہ ہے کہ ذرا ذرا سے اختلاف سے باہم دست و گریبان ہو جاتے ہیں مسجد میں نماز پڑھنے پڑھانے کی وجہ سے لہو کے دریا بہہ جاتے ہیں اسلامی ممالک بھی یہی محسوس کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ سب مسلمانوں کو ملکر مقابلہ کرنا چاہیئے۔ مگر سب ممالک تو الگ رہے خود عرب ممالک بھی باہم دست و گریبان ہیں۔

اس سے آگے اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی مثال دے کر بتایا ہے کہ اس زمانہ میں مسلمانوں کی حالت بھی ان جیسی ہو گئی ہے۔ جس طرح بنی اسرائیل حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے ظاہر پر مرتے تھے اور شریعت کے مغز سے لاتعلق ہو گئے تھے۔ آج اے مسلمانو! تمہاری بھی وہی حالت ہو گئی ہے۔ پھر یہ بھی بتایا ہے کہ بنی اسرائیل کی اصلاح کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مبعوث کیا گیا تھا جنہوں نے آکر یہ پیشگوئی بھی کی کہ آئندہ جو نبی آنے والا ہے وہ تورات کی پیشگوئی کا بھی مصداق ہوگا اور میری پیشگوئی کا بھی۔ یعنی اس میں جلالی اور جمالی شانیں ایک وجود میں جمع ہو جائیں گی۔ بنی اسرائیل کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جلالی شان دکھائی تھی مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جمالی۔ لیکن جو نبی میرے بعد آئے گا۔ وہ محمد بھی ہوگا اور احمد بھی یعنی اس میں دونوں شانیں مجتمع ہو جائیں گی تاہم آپ کی جلالی شان کے ظہور کا زمانہ پہلے ہوگا اور آخری زمانہ میں جمالی شان کا ظہور ہوگا۔ جو آپ ہی کا ایک غلام آپ ہی سے فیض پا کر جس کو فروغ دے گا۔ جس کی خود مسلمان بھی شروع میں سخت مخالفت کریں گے۔ کافر کافر کہہ کر اسلام کی دعوت دیں گے۔ اور کہیں گے کہ یہ اللہ تعالیٰ پر افترا باندھتا ہے۔ حالانکہ افترا تو ایسا جرم ہے جس کی سزا ہم نے یہ تجویز کی ہے کہ شہ رگ کاٹ دیں۔ یعنی اس کا نام و نشان مٹا دیں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ یہاں فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق دے کر اس لئے بھیجا ہے کہ وہ اسلام کو سب ادیان پر غالب کر دے اور اللہ تعالیٰ اپنا نور پورا کر کے ہی رہے گا خواہ مخالفین کتنا زور لگا لیں۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ وہ طریق بتاتا ہے جس سے مسلمان اس عذاب الیم میں گرفتار ہو چکے ہیں اور جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں۔ آخر میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو پھر خطاب کر کے کہتا ہے کہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا أَنْصَارَ اللَّهِ كَمَا قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيِّينَ مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ

یعنی اے مسلمانو! تم بھی اللہ تعالیٰ کے مددگار بن جاؤ۔ جس طرح حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت میں کون میرے مددگار ہیں۔ تو حواریوں نے جواب دیا کہ ہم ہیں اللہ تعالیٰ کے مددگار۔

یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کے مسلمانوں کو خطاب کیا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اس کے حواریوں کی مثال دے کر بتایا ہے کہ جو شخص حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام جس پر تمام نبوتوں کے افضال ختم اور پورے ہو چکے ہیں کے غلام اور آپ کے فیض سے اقامت اسلام کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خو بو پر کھڑا ہوگا اس کے ساتھ ملکر جد و جہد کرو۔ اللہ تعالیٰ کے انصار بن کر دنیا میں اسلام کا پیغام پہنچاؤ۔ جو لوگ اس کے ساتھ کھڑے ہوں گے ہم اس کی تائید کریں گے۔ اور وہ غالب آجائیں گے۔ چنانچہ ہفت روزہ سفیر کا مقالہ نگار بھی آخر میں لکھتا ہے۔

"اے حامیانِ دین مبین اور شرع متین وہ وقت بھی یاد کرو جبکہ اندلس۔ سپین اور الحمرا کی زمین پر مسلمانوں کے استحصال قلعی کا منصوبہ بنایا جا رہا تھا۔ تو یہی علمائے امت مسلمانوں کو فروعی مسائل کی بناء پر ایک دوسرے سے لڑنے کے لئے تیار کر رہے تھے۔ پھر نتیجہ جو ہوا وہ آپ کے سامنے ہے۔ اور وہ وقت بھی یاد کرو جبکہ جدید ترکی میں اسلام پر یورپ کے ملحدانہ نظریات نے یورش کر دی۔ تو علماء نے اس فتنۂ عظیم کو ملکر دبانے کی بجائے ملت کو اختلافی مسائل میں ہی الجھانا بہتر سمجھا۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ نکلا کہ خود ترکی جیسی مجاہد خالص اسلامی سلطنت میں اسلام ایک شجر ممنوعہ قرار دیا گیا اور ابھی حال ہی میں سرزمین عرب کے چپہ چپہ پر قیامت صغریٰ گزر چکی ہے۔ نو کروڑ عرب نفوس کی ملت عظیم بنی اسرائیل کے نیام بموں سے جل کر راکھ ہو گئی ہے۔ سویز کے دہانہ پر تل ابیب کا ریچھ غرا رہا ہے، دجال یہود (دایان) نے اعلان کیا ہے۔ کہ اہل عرب سے عنقریب ہونے والی جنگ آخری اور فیصلہ کن ہوگی۔ جس میں سرزمین عرب کے چپہ چپہ پر ہمارا جھنڈا لہرائے گا۔ اور خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان سلطنتوں کو اہل کفر دسترخوان کے لذیذ کھانوں کی طرح آپس میں تقسیم کر لیں گے۔ اور خیبر تک یہود کے فاتحانہ قدم پہنچ جائیں۔ یہ سب ایسے عظیم مصائب و فتن جمع ہو رہے ہیں کہ سوائے نزول مسیح اور ظہور امام کے کوئی انسداد نہ کر سکے گا۔ لیکن افسوس کہ ہمارے علمائے کرام اور صوفیائے عظام امامان عالی مقام ایسے زہر گداز حالات میں بھی حنفی، وہابی، سنی۔ مقلد غیر مقلد اور نور و بشر اور حاضر و ناظر اور دیگر فروعی معمولی اور غیر ضروری مسائل کے نام پر ملت اسلامیہ کو الگ گروہ۔ فرقہ اور چھوٹے چھوٹے طائفوں میں تقسیم در تقسیم کر دیا ہے کہ بھائی بھائی کے خون کا پیاسا ہو گیا ہے۔ افسوس کہ سب سے بڑے مشفق ہی قوم کے سب سے بڑے قاتل ہیں۔" (ہفت روزہ سفیر گوجرانوالہ ۷ فروری ۱۹۶۸ء)

یہاں فاضل مقالہ نگار نے جس امام کی آمد کا ذکر کیا جو "حکم" ہوگا۔ ہم نے اس امام کو سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے وجود میں مان لیا ہے۔ آپ نے خود بار بار یہی دعوےٰ کیا ہے کہ جس امام کا وعدہ کیا گیا ہے۔ وہ میں ہوں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نے مجھ کو اس زمانہ کی اصلاح کے لئے بھیجا ہے تا وہ غلطیاں جو بجز خدا تعالیٰ کی خاص تائید کے نکل نہیں سکتی تھیں وہ مسلمانوں کے خیالات سے نکالی جائیں۔ اور منکرین کو سچے اور زندہ خدا کا ثبوت دیا جائے۔ اور اسلام کی عظمت اور حقیقت تازہ نشانوں سے ثابت کی جائے۔ سو یہی ہو رہا ہے۔ قرآن کریم کے معارف ظاہر ہو رہے ہیں۔ لطائف اور دقائق کلام ربانی کھل رہے ہیں۔ نشان آسمانی اور خوارق ظہور میں آ رہے ہیں۔ اور اسلام کے حسنوں اور نوروں اور برکتوں کا خدا تعالیٰ نے سرے سے جلوہ دکھا رہا ہے۔ جس کی آنکھیں دیکھنے کی ہیں اور جس میں سچا جوش ہے وہ طلب کرے اور جس میں ایک ذرہ حب اللہ اور رسول کریم کی ہے وہ آئے اور آزمائے۔ اور خدا تعالیٰ کی اس پسندیدہ جماعت میں داخل ہو جائے۔ جس کی بنیادی اینٹ اس نے اپنے پاک ہاتھ سے رکھی ہے۔"

(برکات الدعاء ص۱۹)

چند سوال اور ان کے جواب

(ادارۂ دارالافتاء ربوہ)

سوال :-
قرأت بالجہر والسر میں کیا حکمت ہے کیا وجہ ہے کہ ظہر و عصر کی نمازوں میں قرأت مخفی پڑھی جاتی ہے اور مغرب، عشاء اور فجر کی نمازوں میں قرأت بلند آواز سے ہوتی ہے ؟

جواب :-
دینِ اسلام حکمت و دانائی کا دین ہے۔ وہ عقل کو استعمال کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اس کی تلقین و تنبیہہ ہے۔ غرض اسلام کے ہر اصول اور اس کے ہر حکم کی بنیاد عقل و حکمت پر ہے۔ تاہم یہ ضروری نہیں کہ کسی حکم کی جو حکمت ایک انسان کی عقل میں آئی ہے حقیقتاً بھی وہی حکمت ہو۔ ہو سکتا ہے کہ اس کی کوئی اَور حکمت بھی ہو یا ناپختہ کاری اور غور و فکر میں غلطی کرنے کی وجہ سے صحیح حکمت تک ہماری رسائی نہ ہو سکی ہو۔ اس لئے علماء اسلام نے صراحت کی ہے کہ عقلی دلائل و براہین کے لحاظ سے بنیادی اصول کو مان لینے کے بعد تفصیلات اور فروعات میں زیادہ تر دخل تسلیم و رضا ہی کو حاصل ہے۔ اگر ہماری عقل نے مان لیا ہے کہ اللہ تعالےٰ ایک ہے وہ تمام اچھی صفات کا مالک ہے۔ ہدایت اُسی کی طرف سے آتی ہے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس کے سچے مرسل ہیں اور اس نے آپ کو دنیا کا ہادی اور راہنما بنا کر بھیجا ہے۔ تو یہ سب کچھ مان لینے کے بعد وہ یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہے کہ حضورؐ جو کچھ فرمائیں گے وہ برحق اور اعلےٰ درجہ کی حکمت پر مبنی ہو گا۔ اور خواہ ہماری ناقص عقل میں وہ حکمت آئے یا نہ آئے اس کے ماننے اور اس کے مطابق عمل کرنے میں ہمارا پس و پیش کرنا خلاف عقل و دانائی ہو گا۔ کیونکہ اگر ہم حضورؐ کی فرمائی ہوئی بات کو نہ مانیں تو اسکے یہ معنی ہوں گے کہ خدا کے ایک مرسل اور دنیا کے ہادی نے نعوذ باللہ ایک غلط حکم دیا اور لوگوں کی صحیح راہنمائی نہیں کی۔ اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ خدا کسی کو اپنا رسول بنائے اور لوگوں کی ہدایت کے لئے اسے بھیجے اور اس کی سچائی کو آسمانی اور زمینی نشانات سے ثابت کرے۔ لیکن وہ رسول لوگوں کی صحیح راہنمائی کرنے اور انہیں ٹھیک راستہ پر چلانے میں ناکام رہے۔

اس اصولی وضاحت کے بعد متعلقہ سوالات کے سلسلہ میں علماءِ اسلام نے اپنی سمجھ کے مطابق ان احکام کی جو حکمتیں بیان کی ہیں وہ بالاختصار درج ذیل ہیں۔

قرأت بالجہر رات کی نمازوں میں ہوتی ہے اور بالسر دن کے وقت کی نمازوں میں۔ دن کے وقت شور زیادہ ہوتا ہے اس لئے مقتدیوں کو سنانے کے لئے امام کو عام عادت کے خلاف معمول سے زیادہ بلند آواز سے قرأت کرنی پڑے گی جو ایک طرح سے تکلف کی صورت ہے اور سادگی اور حالتِ خضوع کے خلاف ہے۔

پھر مقتدیوں کے لحاظ سے بھی اس میں حکمت ہے۔ دن چونکہ کام کاج اور شور و غل کا وقت ہوتا ہے اس لئے دن کے وقت طبیعتوں میں پورا سکون نہیں ہوتا اور خدا کا کلام سنانے سے جو غرض ہوتی ہے کہ دلوں میں رقت پیدا ہو اور اس کا جلال سامنے آئے وہ اچھی طرح پوری نہیں ہو سکتی۔ اس وجہ سے دن کی نمازوں میں قرأت بالجہر نہیں رکھی گئی۔

رات کی نمازوں میں قرأت بالجہر کی یہ حکمت ہے کہ اس وقت خموشی کا عالم ہوتا ہے۔ طبیعتیں سکون اور اطمینان میں ہوتی ہیں۔ خدا کا کلام سُن کر رقت پیدا ہوتی ہے اور اس کا جلال ظاہر ہوتا ہے۔

خدا کا کلام تو جب بھی پڑھا جائے اثر پیدا کرتا ہے مگر انسان کے حالات مختلف ہوتے ہیں اس لئے ایک ہی بات ایک وقت میں کچھ اثر رکھتی ہے اور دوسرے میں کچھ اَور۔ کسی نے کیا سچ کہا ہے ؏

ہر سخن وقتے و ہر نکتہ مقامے دارد

مندرجہ بالا جسمانی حکمت کے علاوہ اس حکم میں ایک روحانی حکمت بھی ہے اور وہ یہ کہ دن کے وقت نور ہوتا ہے اور ہر شخص دیکھ سکتا ہے۔ رات کو تاریکی ہوتی ہے کسی کو اندھیرے میں کوئی چیز دکھائی دیتی ہے اور کسی کو نہیں۔ ہماری ان نمازوں میں تلاوت کے طریق سے اس امر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ جب سب کو ہدایت اور روشنی مل جائے تو ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کر کے ہدایت کو پھیلاؤ۔ اور جب دنیا میں تاریکی پھیل جائے تو بلند آواز سے ایک دوسرے کو خبردار کرتے جاؤ۔

دنیا میں یہ طریق ہے کہ دن کے وقت اکٹھے چلنے والے مسافر ایک دوسرے کو آوازیں نہیں دیتے لیکن رات کو چلنے والے مسافر ایک دوسرے کو خبردار کرتے جاتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے بچنا کیچڑ ہے۔ کوئی کہتا ہے دیکھنا آگے پانی ہے۔

پس روحانی حکمت یہ ہے کہ سہولت اور آسانی اور نور کے وقت قال کی بجائے حال کو زیادہ پیشِ نظر رکھیں اور ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے چلیں اور جب تاریکی اور بدی پھیل جائے تو اس وقت صرف عمل ہی کافی نہیں بلکہ وعظ و تذکیر اور تلقین تنبیہہ بھی ضروری ہے۔ یعنی جسم کے ساتھ زبان بھی شامل ہونی چاہیئے۔

علاوہ ازیں نمازوں میں قرأت بالجہر اور بالسر کے حکم میں مسلمانوں کی اطاعت کا بھی امتحان لیا گیا ہے کیونکہ دن ہاؤ ہو کا وقت ہے۔ دل بولنے کے لئے مچلتا ہے لیکن حکم ہوا کہ بولنا نہیں۔ اور رات سکون کے لئے ہے دل بالکل خاموشی اور سکوت کو چاہتا ہے۔ لیکن ہدایت ملی کہ اس وقت خوب بلند آواز سے قرأت پڑھو اور اطاعتِ الٰہی کے گیت گاؤ۔

یاد رہے کہ دن کے وقت کی نمازوں سے جمعہ اور عیدین کی نمازیں مستثنیٰ ہیں ان میں اس لئے بلند آواز سے قرأت پڑھی جاتی ہے کہ یہ اجتماع اور احکامِ الٰہی سیکھنے کے دن ہوتے ہیں اور وعظ و تذکیر کے لئے مخصوص ہیں اس لئے بلند آواز سے تذکیر و تلقین ضروری ہے۔

سوال :-
رات کو پڑھی جانے والی نمازوں کی کچھ رکعتوں میں قرأت بالجہر ہے اور کچھ میں بالسر۔ اس کی کیا وجہ ہے ؟

جواب :-
اس میں ظاہری حکمتیں بھی ہیں اور باطنی بھی۔ مغرب کی نماز میں دو رکعت میں بلند آواز سے قرأت ہوتی ہے اور ایک میں خاموشی سے۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ مغرب کے وقت ایک طرف خاموشی طاری ہو جاتی ہے اور آواز سنائی جا سکتی ہے لیکن ساتھ ہی وہ تاریکی کی ابتداء کا وقت ہوتا ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف گریز کرتے وقت انسانی اعصاب کو ایک صدمہ پہنچتا ہے اس لئے بلند آواز کا حصہ زیادہ رکھا اور خاموشی کا کم۔

عشاء کی نماز میں آواز پہنچانے میں اور سہولت حاصل ہوتی ہے لیکن انسان ابتدائی صدمہ سے محفوظ ہو چکا ہوتا ہے اور اس کے مخلّی بالطبع ہونے غور و فکر کرنے کا وقت آ جاتا ہے۔ خضوع و خشوع کی طرف طبیعت کا میلان زیادہ ہوتا ہے اس لئے اس میں دونوں حالتوں کو برابر رکھا ہے۔

صبح کے وقت انسان پر نیند کا غلبہ ہوتا ہے اور اکثر لوگ قریب میں ہی سو کر اٹھے ہوتے ہیں اور آواز بھی اچھی طرح سنائی جا سکتی ہے۔ اس لئے دونوں رکعتوں میں قرأت بلند آواز سے رکھی تاکہ لوگوں کی سستی کا ازالہ ہو اور غنودگی دُور ہو جائے۔

روحانی حکمت اس میں یہ ہے کہ اس طریق نماز سے ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ انسانی رُوح کے کمال کے لئے دوسروں کے ساتھ عملی تعاون۔ وعظ و تذکیر اور مراقبہ تینوں چیزیں ضروری ہیں۔

مراقبہ کا قائم مقام خاموش نمازیں ہیں جن میں انسان اپنے مطلب کے مطابق غور و فکر کرتا ہے اور ہدایت کی راہیں سوچنے کے لئے اپنی استعداد کو کام میں لاتا ہے۔

وعظ و تذکیر کا نشان قرأت بالجہر ہے جس میں انسان کو باہمی نصیحت کرنے اور قول و فعل میں

یکسانیت پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

عملی تعاون کا نشان جماعت ہے جو سب نمازوں میں مدنظر رکھی گئی ہے۔ اس طرح گویا مراقبہ، وعظ و تذکیر اور تعاون تینوں چیزیں ہماری نمازوں میں جمع کر دی گئی ہیں۔

قرأت بالجہر و بالسر کے اس طریق سے ہمیں یہ بھی سبق حاصل ہوتا ہے کہ جب کسی تنزل کی ابتداء ہوتی ہے تو وعظ و تذکیر اور مراقبہ کے منتظم نسخے سے قوم کی اصلاح ہوتی ہے کیونکہ لوگ ابھی نور سے تازہ تازہ نکلے ہوتے ہیں اور قلب کی حالت پر غور کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ لیکن جب تنزل اپنی انتہاء کو پہنچ جائے۔ جیسے فجر سے پہلے رات کی تاریکی ہوتی ہے تو اس وقت لوگوں میں یہ مادہ نہیں رہتا کہ وہ خود غور کریں یہ فذکر ان نفعت الذکریٰ کا زمانہ ہوتا ہے۔ اور حکم ہوتا ہے کہ جن لوگوں کو اللہ تعالےٰ نے توفیق عطا کی ہے وہ لوگوں کو جگائیں۔ دراصل یہ زمانہ انبیاء کا زمانہ ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں بھی اس زمانہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور فرمایا ہے

وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ
وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ

ایسے زمانہ میں تاریکی کی لمبائی اور نیند کے جمود کی وجہ سے لوگوں کے حواس معطل ہو جاتے ہیں۔ ایسے زمانہ میں کوئی جگانے والا ہی لوگوں کو جگا سکتا ہے پس اس زمانہ میں مراقبہ کا حصہ بالکل ہٹا دیا گیا۔

+

اعلانِ نکاح

مؤرخہ ۲۸۔ جنوری ۱۹۶۸ء مطابق ۲۷۔ شوال ۱۳۸۷ھ بروز اتوار مکرمہ سیدہ مستنصرہ صاحبہ بنت ڈاکٹر سید عنایت اللہ شاہ صاحب (ابن حضرت سید فضل شاہ صاحبؓ) کا نکاح مکرم کیپٹن ضیاء الدین صاحب ابن مکرم جناب ظہور الدین صاحب قریشی کے ہمراہ مبلغ بیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج ہائیکورٹ لاہور نے سید عنایت اللہ شاہ صاحب کی رہائش گاہ واقع ۳/۱ ٹمپل روڈ لاہور میں پڑھا۔ دوست دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین۔

مکرم ڈاکٹر صاحب نے اس خوشی کے موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ تبرکات بھی جو ان کے پاس موجود ہیں دوستوں کو دکھائے۔

(محمود رفعت ۔ ۳۳۔ لکھشمی مینشن ۔ لاہور)

امتحانات اطفال الاحمدیہ

سب احمدی والدین ۔ مربی صاحبان اور دیگر عہدیداران اطفال الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ مئی کے آخری جمعہ کو منعقد ہونے والے اطفال الاحمدیہ کے امتحانات کے لئے اطفال کو ان کے مقررہ نصاب کی تیاری ابھی سے شروع کروا دیں۔ مرکز کی طرف سے کتابیں "کامیابی کی راہیں" بڑی محنت سے الگ الگ تیار کروائی گئی ہیں انہیں حاصل کر کے ان سے پورا فائدہ اٹھائیں۔ (سیکرٹری تعلیم و تربیت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

میرے بیٹے عزیزم عبدالماجد لنڈن میں ایک فیکٹری میں کام کرتے ہیں ان کی دونوں ٹانگیں اور ہاتھ کام کرتے ہوئے جل گئے ہیں اور بہت تکلیف میں ہیں۔ تمام احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

امۃ الرحمٰن بشریٰ

اہلیہ مولوی غلام مصطفےٰ صاحب مرحوم گوجرانوالہ

نوجوانانِ احمدیت اور خدمتِ خلق

(مکرم مہتمم صاحب خدمتِ خلق مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے خدام الاحمدیہ کے فرائض میں سے ایک اہم فرض کی طرف ان الفاظ میں توجہ دلائی:۔

"جو تبلیغی جماعتیں ہوتی ہیں ان کے لئے بہت ضروری ہوتا ہے کہ وہ ساری قوموں سے حسنِ سلوک کریں اور کسی کو بھی اپنے دائرۂ احسان سے باہر نہ نکالیں تا تمام قومیں ان کی مداح بنیں۔ پس خدمتِ خلق کے کاموں میں مذہب و ملت کے امتیاز کے بغیر کام کریں۔"

نیز فرمایا:۔

"اور (ہر خادم) اپنی قوتوں کو ایسے رنگ میں استعمال کرے کہ اپنے فوائد بالکل بھلا دے اور دوسروں کو نفع پہنچانا (اپنا) منتہاء قرار دے۔" (الفضل ۱۰۔ جون ۳۸ء)

اس اقتباس سے عیاں ہے کہ خدام الاحمدیہ اور خدمتِ خلق ایک ہی معنی و مفہوم کے حامل ہیں۔ بحیثیت خادم ہم میں سے ہر ایک پر بنی نوع انسان کی خدمت کی بیش از بیش ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ ہر خادم کو اپنی ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ہر دم تیار رہنا چاہیئے۔ آپ جہاں کہیں بھی رہائش رکھتے ہوں وہاں خدمتِ خلق کے بے شمار مواقع موجود ہوتے ہیں۔ مثلاً اپنے ہمسایہ میں بیماروں کی عیادت تیمارداری اور ممکن ہو تو مفت علاج کی کوشش کرنا، بیماروں معذوروں کو بازار سے دوا لا کر یا خرید کر دینا۔ بھوکوں کو کھانا کھلانا، موسمی ضرورت کے مطابق ناداروں میں کپڑا تقسیم کرنا، یتامیٰ، مساکین اور مسافروں کی خبرگیری کرنا، معذوروں کی مدد کمزوروں کا بوجھ اٹھانا مدد اور تعاون کے محتاج افراد مثلاً معمر بزرگوں بیواؤں کی ضروریات از قسم سودا سلف لانا وغیرہ کا خیال رکھنا، ضرورتمند طالب علموں کو کتب مہیا کرنا یا فیس دینا۔ نیز اپنے حلقہ اثر میں بے روزگار افراد کے لئے مناسب حال ملازمتوں کی تلاش و راہنمائی کرنا۔

ان انفرادی نوعیت کے امور کے علاوہ جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کو خدمتِ خلق کے ایسے کام بھی کرنے چاہئیں جن میں اجتماعیت نمایاں ہو۔ اجتماعیت کے حامل امور اس قسم کے ہو سکتے ہیں۔ مثلاً موسم گرما میں پبلک مقامات پر جیسے ریلوے سٹیشنز یا بسوں کے اڈے، جلسے جلوس یا کھیلوں کے دوران ٹھنڈے پانی کا انتظام، سیلاب زدگان یا بارشوں سے نقصان اٹھانے والوں کی (وقارِ عمل کے تحت) مدد کرنا، وبائی امراض کے دنوں میں مصیبت زدگان کی فوری امداد کے لئے خدمات پیش کرنا۔ ہسپتالوں میں وفود کی صورت میں بیماروں کی عیادت، تیمارداری اور مزاج پرسی کرنا اور تسلی دینا۔ جلسوں وغیرہ کا انتظام میں مدد دینا، تجہیز و تکفین پر ممکن اعانت اور دوسروں کے غم میں شریک ہونا، بلڈ بنکوں میں خون کا عطیہ دینا وغیرہ وغیرہ۔

ان انفرادی اور اجتماعی امور کی انجام دہی کے لئے مجالس خدام الاحمدیہ کو دو باتوں پر زور دینا چاہیئے۔ اوّل خدام میں جذبہ خدمتِ خلق ابھارنے کے لئے بار بار تاکید کرنا۔ حتیٰ کہ وہ اسے اپنا مستقل شعار بنا لیں اور ہر آن اسی فکر میں رہیں کہ وہ کس طرح بنی نوع انسان کی بلاتمیز مذہب و ملت خدمت کرنے والے ہوں، دوئم خدام کے لئے مستقل پروگرام تیار کئے جائیں تاکہ خدام کو خدمتِ خلق کے مواقع میسر آتے رہیں۔

اگر ہر خادم ہر روز تھوڑا سا وقت خدمتِ خلق کے کاموں کے لئے وقف کرنے کا معمول اختیار کر لے تو جلد ہی اس کے دُور رس نتائج نکل سکتے ہیں اور ہماری اس حقیر کوشش کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ بہتوں کی ہدایت کا سامان پیدا کر کے ہمارے دوسرے بھائیوں کو بھی اپنی رضا کی راہوں پر گامزن ہونے کی توفیق دے سکتا ہے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر +

189

تحریک تعلیم القرآن

از امۃ المالک صاحبہ ایم اے بنت ملک عبدالحمید صاحب راولپنڈی

(۲)

حضرت اقدس کے وصال کے بعد آپ کے خلفاء کا نصب العین بھی یہی رہا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے اپنے مختصر سے دور خلافت میں قرآن مجید کی ترویج کی خاص کوشش کی اور خود اس سے محبت کا ایک بے نظیر نمونہ پیش کیا۔

یہی سلسلہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے عہد بابرکات میں جاری رہا۔ آپ نے تفسیر صغیر اور تفسیر کبیر کی صورتوں میں علوم قرآن کے دریا بہا دیئے ہیں۔ آپ کا اکاون سالہ دورِ خلافت اس چیز کا شاہد ہے کہ اس ضمن میں آپ نے ان تھک کوششیں کیں اور بے پناہ جدوجہد کی۔ تمام عمر آپ کی یہ دلی تڑپ اور دلی خواہش رہی کہ کسی طرح جماعت کا ہر فرد عامل قرآن بن جائے۔ وہ قرآن مجید کو پڑھے اس پر غور کرے اور پھر ساری دنیا کے لئے معلم اور مربی کا کام کرے۔ چنانچہ حضور نے فرمایا:۔

"خدا نے ہمیں وہ تلوار دی ہے جسے کبھی زنگ نہیں لگتا اور جو کسی لڑائی میں ٹوٹ نہیں سکتی۔ تیرہ سو سال گذر گئے اور دنیا کی سخت سے قوموں نے چاہا کہ وہ اس تلوار کو توڑ دیں۔ اسکے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں اور اسے ہمیشہ کے لئے ناکارہ بنا دیں۔ مگر دنیا جانتی ہے کہ جو قوم اسے توڑنے کے لئے آگے بڑھی وہ خود ٹوٹ گئی مگر یہ تلوار ان سے نہ ٹوٹ سکی کہ یہ قرآن ہے جو خدا نے ہم کو دیا ہے اور یہ وہ تلوار ہے جس سے ہم ساری دنیا کو فتح کر سکتے ہیں۔ فرماتا ہے جَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا۔ تلوار کا جہاد اور دوسرے جہاد سب چھوٹے ہیں۔ قرآن کا جہاد ہی ہے جو سب سے بڑا اور عظیم الشان جہاد ہے۔ یہ وہ تلوار ہے کہ جو شخص اس پر پڑے گا۔ اس کا سر کاٹا جائے گا اور جس پر یہ پڑے گا وہ بھی مارا جائے گا یا ... مسلمانوں کی غلامی اختیار کرنے کو مجبور ہوگا اگر تیرہ سو سال میں بھی ساری دنیا میں اسلام نہیں پھیلا تو اس کی وجہ یہ نہیں کہ یہ تلوار کند تھی بلکہ اس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ مسلمانوں نے اس تلوار سے کام لینا چھوڑ دیا تھا۔ آج خدا نے پھر احمدیت کو یہ تلوار دے کر کھڑا کیا ہے اور پھر اپنے دین کو دنیا کے تمام ادیان پر غالب کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ پس میں آپ سے کہتا ہوں کہ قرآن پڑھنے پڑھانے اور عمل کرنے کے لئے پڑھو۔ اسے پڑھاؤ۔ پھیلاؤ۔ عمل کرو۔ عمل کراؤ اور عمل کرنے کی ترغیب دو۔ یہی اور یہی ایک ذریعہ اسلام کے دوبارہ احیاء کا ہے اے اپنی فانی اولاد سے محبت کرنے والو اور خدا تعالےٰ سے ان کی زندگی چاہنے والو کیا اللہ تعالےٰ کی اس یادگار اور تحفہ کی روحانی زندگی کی کوشش میں حصہ نہ لوگے

. . . . . .

. . . . . .

تم اسکو زندہ کرو وہ تم کو اور تمہاری نسلوں کو ہمیشہ کی زندگی بخش دے گا۔ اٹھو کہ ابھی وقت ہے۔ دوڑو کہ خدا کی رحمت کا دروازہ ابھی کھلا ہے۔"

(منقول از مصباح اکتوبر ۱۹۶۶ء)

اپنے منظوم کلام میں حضرت مصلح موعود نے فرمایا ہے۔

"گنہگاروں کے درد دل کی بس اک قرآن ہی دوا ہے
یہی ہے خضر راہ طریقت یہی ہے ساغر جو خضر نما ہے
مصیبتوں سے نکالتا ہے بلاؤں کو سر سے ٹالتا ہے
گلے کا تعویذ اسے بناؤ یہی حکم مصطفےٰ ہے
یہ ایک دریا ہے معرفت کا لگاؤ اس میں جو ایک غوطہ
تو اسکی نظروں میں ساری دنیا فریب ہے جھوٹ ہے دغا ہے"

(کلام محمود صفحہ ۱۳ و ۱۴)

آپ کی ان پر اثر نصائح نے قلوب میں اک نئی جلا پیدا کی اور جماعت کے افراد نے قرآنی تعلیمات کے حصول کی طرف کافی توجہ دی۔ چنانچہ اب بھی آپ کے فیوض اور قوت قدسی سے تربیت یافتہ مردوں اور عورتوں کی ایک کثیر تعداد ایسی ملتی ہے جن کو اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید باترجمہ اور تفسیر پڑھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے از سر نو تحریک تعلیم القرآن کا اجراء کیا ہے اور جب سے آپ مسند خلافت پر متمکن ہوئے ہیں بار بار جماعت کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرا رہے ہیں کہ وہ تعلیمات قرآنیہ سے بہرہ ور ہوں۔ اپنے ایک خطبہ میں ارشاد فرماتے ہیں:۔

"میں پھر آپ کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہم پر واجب ہے کہ ہر احمدی مرد۔ ہر احمدی عورت۔ ہر احمدی بچہ۔ ہر احمدی جوان اور ہر احمدی بوڑھا پہلے اپنے آپ کو نور قرآن سے منور کرے۔ قرآن سیکھے۔ قرآن پڑھے۔ قرآن سے اپنا سینہ دل بھرے اور معمور کرے ایک نور مجسم بن جائے۔ قرآن میں ایسا گم ہو جائے۔ قرآن میں ایسا فنا ہو جائے کہ دیکھنے والوں کو اس کے وجود میں قرآن کریم کا ہی نور نظر آئے اور پھر وہ ایک معلم اور استاد کی حیثیت سے تمام دنیا کے سینوں کو انوار قرآن سے منور کرنے میں ہمہ تن مشغول ہو جائے"

(الفضل ۱۰ اگست ۱۹۶۶ء)

آگے چل کر اسی تسلسل میں بڑی عاجزی اور انکساری کے ساتھ دعا کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اے خدا تو اپنے فضل سے ایسا ہی کر کہ تیرے فضل کے بغیر ایسا ممکن نہیں اے زمین اور آسمان کے نور تو ایسے حالات پیدا کر کہ دنیا کا مشرق بھی اور دنیا کا مغرب بھی دنیا کا جنوب بھی اور دنیا کا شمال بھی نور قرآن سے بھر جائے اور سب شیطانی اندھیرے ہمیشہ کے لئے دور ہو جائیں"۔ (ایضاً)

کتنا درد ہے ان الفاظ میں۔ اور کتنی تڑپ ہے اس امر کی کہ اس آسمانی کتاب کی صحیح قدر و قیمت کو پہچاننے کے لئے لوگوں کی آنکھیں کھلیں اور وہ اس کا علم حاصل کریں۔ درحقیقت حضور پر نور نے آج تک جتنے بھی خطبات دیئے ہیں۔ ان سب کا لب لباب تعلیم القرآن کی سکیم کو کامیاب تر بنانے کے لئے سعی پیہم کرنا ہے۔ انفرادی بھی اور اجتماعی بھی!

سفر یورپ سے واپسی پر حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے متعدد خطبات میں یہ ارشاد فرمایا ہے کہ چونکہ دنیا اس وقت اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے تباہی کے کنارے پر کھڑی ہے اور اللہ تعالےٰ کے غضب کو بھڑکانے والے اعمال بجا لا رہی ہے۔ اس لئے ہم نے مخلوق خدا کی ہمدردی کے جذبہ سے سرشار ہو کر انہیں صراط مستقیم پر چلنے کی تلقین کی ہے اور اقوام عالم کو یہ چیلنج دیا ہے کہ اگر وہ خدا تعالےٰ کی آغوش محبت میں آنا چاہتے ہیں اور ہر قسم کی آفات سے بچنا چاہتے ہیں تو اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں ورنہ تباہ ہو جائیں گے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ یہ چیلنج جو دنیا بھر کے لوگوں کو دے دیا گیا ہے۔ اسکے نتیجہ میں جماعت کی فرقہ داریاں بہت زیادہ بڑھ گئی ہیں۔ انہیں آنیوالے حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہیئے۔ جب جوق در جوق لوگ اسلام میں داخل ہوں گے تو اس وقت ان کی صحیح تربیت کے لئے معلمین کی ایک کثیر تعداد کی ضرورت ہوگی ـــــ اور یہ کثیر تعداد مہیا نہیں کی جا سکتی۔ جب تک جماعت کا ہر فرد اس طرف ذاتی توجہ مبذول نہ کرے اور بطور خود اپنے اندر مربی اور معلم بننے کی صلاحیت پیدا نہ کرے اس کا ہر قول اور ہر فعل اسلامی تعلیمات کے عین مطابق ہو۔ اسکی چال ڈھال سے اور اسکی ہر حرکت سے اسلام کی صداقت آشکارہ ہوتی ہو ـــــ"

طلباء اور طالبات کو جو شبانہ روز دنیوی علوم کی تحصیل کے لئے ان تھک کوششیں کرتے ہیں۔ خاص طور پر قرآن مجید کی طرف اپنی توجہ مبذول کرنی چاہیئے اور اس پر فکر و تدبر کرتے رہنا چاہیئے کہ درحقیقت تمام علوم کا منبع اور سرچشمہ قرآن کریم ہی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اس کے دقائق تو بحر ذخار کی طرح جوش مار رہے ہیں اور آسمان کے ستاروں کی طرح جہاں نظر ڈالو چمکتے نظر آتے ہیں۔ کوئی صداقت نہیں جو اس سے باہر ہو کوئی حکمت نہیں جو اسکے محیط بیان سے رہ گئی ہو اور کوئی نور نہیں جو اسکی متابعت سے نہ ملتا ہو"

(براہین احمدیہ حاشیہ صفحہ ۶۹)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

"تمام علوم کا منبع اور سرچشمہ قرآن کریم ہے قرآن کریم ایک عظیم کتاب ہے اس کی عظمت کو سمجھنا چاہیئے اس پر غور کرتے رہنا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں جہاں اپنی کتب میں اس کی عظمت اور اسکی شان کے متعلق کچھ لکھا ہے وہ بار بار پڑھتے رہنا چاہیئے"

(المصابیح صفحہ ۹۹)

پس وہ تمام طلباء اور طالبات جو مختلف ڈگریوں کے حصول کی خاطر جدوجہد کر رہی ہیں انہیں چاہیئے انہیں چاہیئے کہ امام وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے کچھ نہ کچھ وقت روزانہ قرآن مجید پڑھنے اور دوسروں کو پڑھانے کے لئے ضرور نکالا کریں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ہے خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهٗ (بخاری) تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جس نے خود قرآن پڑھا۔ اسکے مطالب و مفاہیم سمجھے اور پھر دوسروں کو پڑھایا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے تحت پڑھنے والوں میں اتنا شوق اور ولولہ ہونا چاہیئے۔ کہ وہ تکالیف اٹھا کر بھی اس مقدس آسمانی صحیفہ کا علم حاصل کرنے کی کوشش کریں اور پڑھانے والوں کے اندر ایسا جذبہ ہو کہ وہ اپنے کاموں میں حرج کر کے بھی اس علم کو دوسروں تک پہنچانے کے لئے تیار ہوں۔

اے کاش کہ! ہم سب میں حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ کی پیش کردہ سکیم کو کامیاب بنانے کے لئے حرکت اور بیداری کی ایک ایسی لہر دوڑ آئے کہ کرۂ ارض کا چپہ چپہ انوار قرآن سے ضوفشاں ہو جائے۔ آمین۔

سابقون کی دعائیہ فہرست

تحریک جدید کے مالی جہاد میں اخلاص اور استقلال سے حصہ لینے والوں کے لئے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے دعا کے متعدد مواقع پیدا کرنے کا طریق رائج فرمایا تھا۔ ان مواقع میں سے ایک ۲۹ رمضان کی تقریب ہے جو کہ امسال گذر چکی ہے دوسرا موقع ان کے لئے ۳۱ مارچ کا دن ہے۔ جس کے متعلق حضور رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ارشاد تھا۔

"جو دوست سابقون میں شامل ہونا چاہیں وہ مارچ تک اپنے چندے ادا کر دیں۔ پس جو مخلصین ۲۹ رمضان تک اپنے چندے ادا نہیں فرما سکے وہ ۳۱ مارچ سے پہلے ادا فرما کر دعا کے اس قیمتی موقع سے مستفیض ہوں"

سکرٹریان تحریک جدید کو چاہیئے کہ ۳۱ مارچ کے معاً بعد ایسے دوستوں کی فہرست مرکز میں بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ناصر آباد اسٹیٹ میں تربیتی جلسہ

"مورخہ ۲ فروری بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ مقامی میں جماعت احمدیہ ناصر آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر کا تربیتی جلسہ خاکسار کی صدارت میں منعقد ہوا تلاوت و نظم کے بعد مکرم محمد اکبر صاحب افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع تھرپارکر نے تربیتی تقریر فرمائی۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی تحریک وقف عارضی کے بارہ میں بالخصوص احباب کو توجہ دلائی۔ چنانچہ جلسہ کے معاً بعد متعدد احباب نے اس کے لئے اپنے نام پیش کئے۔ دعا کے بعد یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(نذیر احمد صدر جماعت احمدیہ ناصر آباد اسٹیٹ)

مضمون نویسی کا انعامی مقابلہ

خدام الاحمدیہ کے گذشتہ اجتماع کے موقعہ پر یہ اعلان کیا گیا تھا کہ خدام سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کے موضوع پر مضمون لکھ کر بھجوائیں۔ اوّل آنے والے مضمون پر -/۵۰۰ روپے انعام دیا جائے گا۔

ابھی تک بہت کم خدام نے اس طرف توجہ کی ہے۔ ایک بار پھر یاد دہانی کروائی جاتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ خدام اس عنوان پر مضمون لکھ کر ارسال کریں۔

(مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خریداران خالد و تشحیذ الاذہان متوجہ ہوں۔

خریداران خالد و تشحیذ الاذہان کی خدمت میں گذارش ہے کہ بعض احباب براہ راست یا بذریعہ سیکرٹری مال رسالے کا چندہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ بھجواتے ہیں۔ لیکن پوری تفصیل درج نہیں کرتے۔ جس کی وجہ سے ان رقوم کی تحصیل نہیں ہو سکتی آئندہ براہ راست مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کے نام چندہ ارسال کریں اور اس کی پوری تفصیل ضرور درج کیا کریں۔ اگر نیا جاری کرنا ہو تو لفظ "نیا" ضرور لکھیں۔ رسالہ پہلے جاری ہے۔ تو چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ اور اس کے ساتھ چندہ بھجوانے کی اطلاع بذریعہ خط مینیجر صاحب خالد و تشحیذ کو بھی دیدیا کریں۔ تاکہ تعمیل میں کسی قسم کی دقت پیش نہ آئے۔

(مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

گمشدگی رسید بک

مکرم صدر صاحب محلہ دار الصدر غربی الف نے اطلاع دی ہے کہ ان کی ایک رسید بک نمبری ۲۰۰۱۸ جو کہ رسید ۳۹ تک جاری شدہ تھی یہیں گم ہو گئی ہے۔ اگر کسی دوست کو یہ رسید بک ملے تو فوری طور پر نظارت ہذا کو بھجوا دیں نیز احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اس رسید بک پر کسی قسم کا چندہ ادا نہ کریں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

بچوں کی تربیت کا ایک ذریعہ

تحریک جدید کا چندہ ہر فرد جماعت پر فرض ہے۔ حتیٰ کہ بچوں کو بھی سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اس جہاد میں شامل کرنے کی بڑی تاکید فرمائی ہے چنانچہ حضور نے فرمایا:۔

"میں نے کئی دفعہ کہا ہے کہ دوست اپنے بچوں کا بھی چندہ لکھوایا کریں اور ساتھ ہی انہیں بتا دیا کریں کہ یہ تحریک جدید کا چندہ ہے تاکہ انہیں ساری عمر یاد رہے اور وہ اپنی اولادوں کو بھی نصیحت کرتے رہیں"۔

اس سے قبل ایک خطبہ میں حضور رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بچوں کو تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل کرنے کا صحیح طریق اور اس کا ایک عظیم الشان فائدہ یوں بیان فرمایا

"بعض لوگ بچوں کی طرف سے چندہ لکھوا دیتے ہیں لیکن انہیں بتاتے نہیں اس سے پورا فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ بچے کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ سوال کرتا ہے جب تم اس کو کہو گے کہ جاؤ تم اپنی طرف سے چندہ لکھواؤ تو وہ پوچھے گا چندہ کیا ہوتا ہے اور جب تم چندہ کی تشریح کرو گے تو وہ پوچھے گا یہ چندہ کیوں ہے پھر تم اسکے سامنے اسلام کی مشکلات اور اسکی خوبیاں بیان کرو گے۔ پس بچہ کے اندر خدا تعالےٰ نے یہ مادہ رکھا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ سوال کرتا ہے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو ان کے اندر نئی روح پیدا ہو گی اور بچپن ہی سے ان کے اندر اسلام کی خدمت کی رغبت پیدا ہو گی"۔

حضور رضی اللہ تعالےٰ کے ان ارشادات سے واضح ہے کہ اپنے بچوں کو تحریک جدید میں چندہ دینے کی تحریک کرنا اور پھر ان کو اس چندہ کے مقاصد بتلانا ان کی تربیت کا ایک بڑا مؤثر ذریعہ ہے۔ اس لئے جملہ احمدی گھرانوں کا فرض ہے کہ اپنے بچوں کو بھی تحریک جدید کا مجاہد بنائیں۔ بچوں کے لئے کوئی مقرر شرح نہیں وہ جس قدر دے سکتے ہوں۔ قبول کر لیا جائے

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

"کامیابی کی راہیں"

کون سے والدین ہیں جو اپنے نونہالوں کے لئے کامیابی کی راہیں پسند نہیں کرتے؟ یقیناً آپ ہر قسم کی قربانی دے کر بھی ان کے لئے کامیابی کی راہیں ہی پسند فرمائیں گے پس امتحانات ستارہ۔ ہلال۔ قمر۔ بدر اپنے بچوں سے پاس کروائیں۔ اور ان کو کامیابی کی راہوں سے ہمکنار کریں۔ ان امتحانات کے نصاب کی کتب "کامیابی کی راہیں" چاروں ایک جلد میں یا الگ الگ ربوہ سے منگوا سکتے ہیں۔ لہٰذا آج ہی اپنے بچوں سے ہمدردی و شفقت کا اظہار کرتے ہوئے یہ کتب اُن کو منگوا دیں۔

(سیکرٹری تعلیم و تربیت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

پاکستان ویسٹرن ریلوے ٹنڈر نوٹس

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو ریلوے لاہور کو مندرجہ ذیل تفصیل کے مطابق پرسنٹیج ریٹ کے سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔ یہ پرسنٹیج ریٹ نیو کمپوزٹ شیڈول آف ریٹس ۱۹۶۷ء جنرل (جس میں کمپوزٹ شیڈول آف ریٹس کی طباعت کے بعد جاری ہونے والے جملہ اضافہ جات اور اغلاط کے صحت نامے شامل کر لئے گئے ہوں) برائے میٹریل ورکس ورکس باستثنا سینٹری ورکس۔ واٹر سپلائز۔ اور روڈ ورکس وغیرہ دان مستثنیات کے لئے ریٹ پی۔ ڈبلیو۔ آر ریونیو شیڈول آف ریٹس ۱۹۵۴ء پر مبنی ہونے چاہئیں۔ ٹنڈر کی دستاویزات اور دیگر کاغذات متعلقہ کو خریدنے یا دیکھنے کے لئے کسی یوم کار کو ۸ بجے صبح سے ۱۲ بجے دوپہر تک ورکس اکاؤنٹس برانچ سے رجوع فرمائیں ٹنڈر ۵ مارچ ۱۹۶۸ء کے ۱۲ بجے دوپہر تک وصول کئے جائیں گے اور اسی روز کھول دئے جائیں گے

لاہور خانیوال سیکشن پر الیکٹرک ٹریکشن چیار نے کے ضمن میں لاہور سٹیشن پر موجودہ اوور ہیڈ وائرنگ کے انتظامات میں تبدیلیاں کرنا۔ لاگت کا تخمینہ -/ . . . . . ۲۸۰۰۰ روپے اور میعاد تکمیل چھ ماہ

INF(L) 537

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

ہنوئی ریڈیو سٹیشن اور بندرگاہ پر شدید امریکی بمباری

سائیگون ۲۹ فروری۔ امریکہ کے ۱۵۰ کا بمبار طیاروں نے ہنوئی ریڈیو اور ہنوئی کی بندرگاہ کی گودی کو امریکی بمباروں نے پہلی بار نشانہ بنایا ہے۔ سائیگون میں ایک سرکاری اعلان جاری کیا گیا جس میں کہا گیا ہے کہ اس گودی کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ یہ گودی ہائی پھونگ اور ہنوئی کے درمیان سامان لانے لے جانے کا اہم رابطہ ہے۔

سائیگون کے قریب گھمسان کی جنگ

سائیگون ۲۷ فروری۔ شمالی ویٹ نام کی فوج نے پھر کھی سان کے امریکی فوجی اڈے پر شدید گولہ باری کی۔ اور وہاں امریکی فوج کے اسلحے کے ذخائر میں آگ لگا دی۔ جنوبی ویٹ نام میں ہوئے کے سوا دوسرے تمام اہم علاقوں میں گوریلوں کی سرگرمیاں جاری ہیں۔ انہوں نے دانانگ میں متعدد طیارے تباہ کر دیئے اور سائیگون کے قریب ایک فوجی کیمپ پر حملہ کر کے بیس امریکی فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔

جنوبی ویٹ نام میں دو لاکھ افراد بے گھر

سائیگون ۲۵ فروری۔ جنوبی ویٹ نام کی قریباً ۱۴ فی صد آبادی اس وقت بے گھر ہے۔ قمری سال کے آغاز سے جنگ کی شدت میں روز افزوں اضافہ کے ساتھ ساتھ حکومت کے بے گھر مہاجرین کا مسئلہ بھی اور زیادہ سنگین ہوتا جا رہا ہے۔ ایک اندازہ کے مطابق بے گھر لوگوں کی تعداد حال ہی میں ساڑھے چھ لاکھ سے تجاوز کر گئی ہے۔ امریکیوں کے مطابق بے گھر لوگوں کی تعداد بیس لاکھ کے لگ بھگ ہے۔ یہ بتانا مشکل ہے کہ سائیگون میں کتنے مہاجرین پناہ گزین ہیں۔

یوپی میں بھی صدر راج کا نفاذ

نئی دہلی ۲۶ فروری۔ بھارت کے صوبہ اتر پردیش میں صدر راج نافذ کر دیا گیا ہے۔ اس طرح ملک کے اس سب سے بڑے صوبے میں بھی غیر کانگریسی حکومت ختم کر دی گئی ہے اس سے پہلے مغربی بنگال، بہار، مشرقی پنجاب، ہریانہ اور منی پور میں غیر کانگریسی حکومتیں ختم کی جا چکی ہیں۔ ہریانہ اور مغربی بنگال میں صدر راج نافذ ہے جب کہ باقی صوبوں میں کانگریس کی کٹھ پتلی حکومتیں قائم ہیں یہ اقدامات آل انڈیا کانگریس کے سالانہ اجلاس کی ایک قرارداد کے مطابق کئے گئے ہیں جس میں غیر کانگریسی صوبائی حکومتوں کو ختم کرنے پر زور دیا گیا تھا۔ اب صرف چار صوبوں میں غیر کانگریسی وزارتیں باقی رہ گئی ہیں۔

لاہور میں گھوڑوں اور مویشیوں کا قومی میلہ

لاہور ۲۹ فروری۔ پاکستان کی بری افواج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد یحییٰ خان نے آراستہ و پیراستہ لاہور سٹیڈیم میں گھوڑوں اور مویشیوں کے چھ روزہ میلہ کا افتتاح کیا۔ میلے کے افتتاح کے اعلان کے ساتھ ہی فضا میں لاتعداد کبوتر اور رنگ برنگ غبارے چھوڑے گئے اور سٹیڈیم میں موجود ہزاروں افراد نے جن میں صوبائی وزراء اعلیٰ سول اور فوجی حکام بھی تھے مسرت کا اظہار کیا۔

پاکستان جکارتہ میں کمرشل بنک قائم کرے گا

جکارتہ ۲۹ فروری۔ پاکستان اور انڈونیشیا کے وزرائے خارجہ کی بات چیت کے بعد جو مشترکہ اعلامیہ جاری کیا گیا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ پاکستان اور انڈونیشیا کا اقتصادی اور ثقافتی تعاون کا ادارہ علاقہ میں امن۔ ترقی خوشحالی اور استحکام کا ذریعہ بنے گا۔

اقتصادی ماہرین نے مشترکہ تعاون سے صنعتی ادارے قائم کرنے، جکارتہ میں پاکستان کا ایک کمرشل بنک کھولنے ایک دوسرے ملک میں ثقافتی مراکز کے قیام اور ۲۲ شعبوں میں تربیتی سہولتیں مہیا کرنے کی جو سفارشات پیش کی ہیں دونوں وزراء نے اسے منظور کر لیا ہے۔

اسرائیلی گاؤں پر چھاپہ ماروں کی گولہ باری

تل ابیب ۲۶ فروری۔ اردن کی سرحد کے قریب کل رات ایک اسرائیلی گاؤں پر گولہ باری کی گئی۔ اسرائیلی فوجی ترجمان کے مطابق اسرائیلی گاؤں کے دو مکانوں کو نقصان پہنچا۔ لیکن کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ بعد ازاں گاؤں کے قریب بارودی سرنگیں بھی ملیں۔ ترجمان نے الزام لگایا ہے کہ گولہ باری عرب چھاپہ ماروں نے کی اور انہوں نے ہی بارودی سرنگیں بچھائی تھیں

صدر کی صحت بحال ہو رہی ہے

راولپنڈی ۲۶ فروری صدر ایوب کی صحت کے متعلق ان کے ذاتی معالج کرنل محی الدین نے مندرجہ ذیل اعلان جاری کیا ہے۔

صدر کی صحت یابی کی رفتار بہت اچھی ہے ۱۲ فروری سے ان کا درجہ حرارت معمول پر ہے۔ ان کے سینہ کا کل پھر ایکسرے لیا گیا۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے دائیں پھیپھڑے کے ایک محدود حصہ کے دوران خون میں جو نقص پیدا ہو گیا تھا اس کے اثرات تیزی سے ختم ہو رہے ہیں وہ روزانہ تین گھنٹے کرسی پر بیٹھتے ہیں اور اپنے کمرے میں چہل قدمی بھی کرتے ہیں۔

اردن کے وزیر مواصلات راولپنڈی میں

اردن ۲۶ فروری۔ اردن کے وزیر مواصلات مسٹر عاکف الفیض بذریعہ طیارہ کراچی سے راولپنڈی پہنچے۔ ان کے ہمراہ اردن کی وزارت مواصلات اور غیر ملکی امور کے افسر بھی تھے۔

مسٹر الفیض اپنے دو روزہ قیام کے دوران اے صمد خان اور وزیر دفاع ایئر مارشل اے آر خان سے مذاکرات کریں گے۔

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق منیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں

تقریب شادی

۱۹۵

جناب عبدالسلام صاحب طاہر واقف زندگی متعلم درجہ رابعہ جامعہ احمدیہ ربوہ ابن مکرم احمد علی صاحب مرحوم آف پھیر دیچی کی شادی محترمہ امۃ القیوم صاحبہ بنت مکرم عطاء اللہ درویش حال کنری (سندھ) کے ساتھ ۲۷ جنوری ۶۸ء بروز ہفتہ کنری (سندھ) میں ہوئی۔ ان کا نکاح ایک روز قبل مورخہ ۲۶ جنوری کو ایک ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی محمد اکبر صاحب افضل مربی سلسلہ احمدیہ نے پڑھا۔

قارئین الفضل سے درخواست ہے کہ وہ اس شادی کے بہت بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

(عطاء المجیب راشد۔ ایم اے ربوہ)

درخواستِ دُعا

مکرم برادرم ڈاکٹر حاجی سید جنود اللہ صاحب ڈنٹل سرجن سرگودھا آج کل دل کے عارضہ سے شدید بیمار ہیں۔ اور کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب اپنے اس مجاہد بھائی کے لئے جو دور دراز علاقہ سے اپنا وطن چھوڑ کر احمدیت کو قبول کیا ہے دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو صحت دے۔ آمین۔

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آ گئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں اس لئے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں اس میں تجربوں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد لے لیں ضرور ہو اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے"۔

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

اَحَدٌ کا لفظ اپنے اندر عجیب خصوصیت رکھتا ہے

اس میں کسی رنگ میں دوئی کا خیال نہیں پایا جاتا،

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قل ھو اللہ احد کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

قل ھو اللہ احد

تم کہہ دو کہ خدا کی ہستی کے متعلق تم مختلف خیالات میں مبتلا ہو۔ قسم قسم کی تصویریں ایجاد کرتے ہو۔ طرح طرح کے فلسفے اور نکتے معلوم کرتے ہو۔ لیکن خدا تعالیٰ کے متعلق جو یقینی بات ہے اس کا نقطہ مرکزی یہ ہے کہ اَللّٰہُ اَحَدٌ۔ اللہ کی ذات ایسی ہے کہ ہر رنگ اور ہر طرح اپنے وجود میں ایک ہی ہے نہ وہ کسی کی ابتدائی کڑی ہے اور نہ آخری سرا۔ نہ کسی کے مشابہ ہے اور نہ کوئی اس کے مشابہ۔

احد کا لفظ اپنے اندر عجیب خصوصیت رکھتا ہے اور وہ یہ کہ اس میں کسی رنگ میں دوئی کا خیال نہیں پایا جاتا۔ باقی سب جگہ میں دوئی کا خیال پایا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ واحد میں بھی اور اوّل میں بھی دوئی پائی جاتی ہے۔ واحد کے معنے ہیں پہلا۔ یعنی دوسروں کی نسبت سے پہلا۔ اور نسبت دوئی کو طلب کرتی ہے کیونکہ اس وقت تک کسی چیز کی نسبت نہیں قائم کی جا سکتی۔ جب تک دوئی نہ ہو۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہ دایاں ہے۔ جب تک بایاں نہ ہو اور ہم یہ نہیں کہہ سکتے یہ شمال ہے جب تک جنوب نہ ہو اسیطرح جو واحد ہے وہ دلالت کرتا ہے کہ دوسرے ہوں۔ مگر احد کے معنے ایک ہیں اور ایک دوسرے کی نفی کر دیتا ہے۔ مگر ایک کے لفظ سے بھی وہ مفہوم ادا نہیں ہو سکتا جو احد میں پایا جاتا ہے۔ لیکن چونکہ اس کے سوا کوئی اور لفظ اردو میں نہیں پایا جاتا اس لئے ہم مجبور ہیں کہ ایک کا لفظ استعمال کریں تو احد کے معنے ہیں وہ ذات جو ایسی ایک ذات ہے کہ جس کا تصور کریں تو دوسری کسی ذات کا خیال بھی دل میں نہ آسکے پس احد وہ صفت ہے جو سب خلق سے منزہ ہو۔ اور درحقیقت اللہ تعالیٰ کی اصل شان احدیت ہی ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ مخلوق سے تعلق کے لئے نیچے اترتا ہے تو اس کی صفات محدود ہو جاتی ہیں۔ جیسے مثلاً سورج ہے اس کی چوڑائی آٹھ لاکھ میل ہے۔ لیکن آنکھ کے مقابلہ میں آکر چھوٹا سا رہ جاتا ہے کیونکہ اگر اس کا عکس پوری جسامت میں ہو تو آنکھیں دیکھ نہیں سکتیں۔ پس جس طرح آنکھوں کے محدود ہونے کی وجہ سے جب تک سورج چھوٹا نہ ہو آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں۔ اسی طرح خدا تعالیٰ جو احد کی شان رکھتا ہے اور اس کی اصل شان یہی ہے جب بندوں پر ظاہر ہوتا ہے تو ایسا کہ ہم اسے دیکھ سکیں۔ اور خدا تعالیٰ کی وہ جلوہ گری کامل نہیں ہوتی۔ پس اللہ تعالیٰ کی اصل شان کو جو احدیت ظاہر کرتی ہے کوئی اور صفت بیان نہیں کرتی"

(تفسیر کبیر ۶ جلد ۶ صفحہ ۱۴۷)

دعائے مغفرت

خاکسار کے برادر اکبر سید یوسف شاہ صاحب ٹیچر نئی بستی انت ناگ کشمیر کی اہلیہ محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ دختر سید محمود عالم صاحب سابق آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ بعارضہ دمہ ۲۲/۲۳ دسمبر ۱۹۶۷ء کی درمیانی شب وفات پا گئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جملہ احباب سے ان کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

(سید عبدالسلام کلرک دفتر بعہدہ نگ ہاؤس ٹی آئی ہائی سکول ربوہ)

ضروری اعلان

اگر کسی جماعت کو بچوں کے لئے ناظرہ قرآن مجید پڑھانے والے استاد کی ضرورت ہو تو دفتر وقف عارضی سے رابطہ پیدا کریں نیز مطلع فرمائیں کہ استاد کی ضروریات کی کتنی رقم برداشت کر سکیں گے

(ابوالعطاء نائب ناظر اصلاح وارشاد)

سنٹرل زونل باسکٹ بال ٹورنامنٹ میں فضل عمر کلب کی شاندار کامیابی

سنٹرل زونل کی باسکٹ بال ٹیم میں ربوہ کے دس کھلاڑی شامل کر لئے گئے

ربوہ — یہ خبر مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ سنٹرل زونل باسکٹ بال چیمپئن شپ کے مقابلوں میں جو ۱۳ تا ۱۵ فروری لاہور میں منعقد ہوئے فضل عمر کلب ربوہ نے شاندار کامیابی حاصل کی ہے ربوہ کی طرف سے ان مقابلوں میں فضل عمر کلب۔ ٹی آئی کلب۔ ڈان کلب کی ٹیموں نے شرکت کی فضل عمر کلب کی ٹیم ایگریکلچر یونیورسٹی لائل پور کو ۳ کے مقابلے میں ۵۸ پوائنٹس پر شکست دے کر سیمی فائنل میں پہنچ گئی۔ واضح رہے ربوہ میں آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ کے موقعہ پر فضل عمر کی ٹیم ایگریکلچر کی ٹیم کو صرف ۳ پوائنٹس سے شکست دے کر سیمی فائنل میں پہنچی تھی۔ سیمی فائنل نیو ایچ کلب لاہور سے ہونا تھا لیکن ٹورنامنٹ ملتوی کر دیا گیا۔ اس طرح فضل عمر کلب کو سنٹرل زونل ٹورنامنٹ میں شاندار کامیابی حاصل ہوئی۔ فضل عمر کلب کی طرف سے لطیف۔ نصیر بندہ۔ پرویز کلیم اللہ۔ شاہد سعدی اور مجید احمد نے شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا۔

اس کے علاوہ ربوہ کی دوسری ٹیموں ٹی آئی کلب اور ڈان کلب کے منیر اور عرفان کا کھیل بھی بے حد پسند کیا گیا۔ ان کا سکور بالترتیب ۲۱ اور ۱۸ رہا

یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ اس ٹورنامنٹ کے موقع پر سنٹرل زونل باسکٹ بال کی ٹیم کے لئے ربوہ کے دس کھلاڑی منتخب کئے گئے۔ ان میں لطیف احمد۔ نصیر بندہ۔ مجید احمد۔ پرویز احمد۔ شاہد احمد سعدی۔ کلیم اللہ۔ عبداللطیف اکرم سندھی۔ طاہر احمد قریشی۔ ذبیح اللہ شامل ہیں۔ اور فضل عمر کلب کے لطیف احمد کو سنٹرل زونل باسکٹ بال ٹیم کا کپتان مقرر کیا گیا۔ یہ سب کھلاڑی لاہور میں منعقد ہونے والے باسکٹ بال پری نیشنل مقابلوں میں سنٹرل زونل باسکٹ بال کی طرف سے حصہ لیں گے۔ یہ ایک نمایاں اعزاز ہے جو اس ٹورنامنٹ کے موقع پر شاندار کھیل کا مظاہرہ کرنے کے نتیجہ میں ربوہ کے کھلاڑیوں کو حاصل ہوا۔ اور مورخہ ۲۲ فروری سے ربوہ میں سنٹرل زونل باسکٹ بال کا سرکاری کیمپ شروع ہو گیا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

یہ ٹیم جو اب کیمپ میں پریکٹس کر رہی ہے۔ دو مارچ کو پری نیشنل اور ۹ مارچ کو نیشنل میں شامل ہوگی۔ ٹیم میں ربوہ کے کھلاڑیوں کے علاوہ کچھ کھلاڑی سیالکوٹ۔ لاہور اور لائل پور سے بھی شامل ہیں۔

(کیمپ کمانڈنٹ)

فضل عمر فاؤنڈیشن کی مستعملہ رسید بکیں واپس کی جائیں

دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے مقامی جماعتوں کو ارسال کردہ رسید بکوں میں سے جو رسید بکیں پوری استعمال ہو جائیں ان کا مٹھے والا حصہ دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن میں واپس کیا جانا ضروری ہے۔ تاکہ متعلقہ جماعتوں سے ان کی واپسی دفتر میں ریکارڈ کر لی جائے۔ اور ان کی ضروری پڑتال بھی ہو سکے۔ اس لئے سیکرٹریان مال اور سیکرٹریان فضل عمر فاؤنڈیشن اور متعلقہ عہدیداران کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہ مہربانی مستعملہ رسید بکیں جلد تر دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن میں واپس بھجوا دی جائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

یہ بہت ضروری ہے کہ جو رقم مرکز میں بذریعہ خزانہ یا بنک داخل کی جائے اس کا اندراج رسید بک میں کیا جائے کہ فلاں نمبر کی رسید سے فلاں نمبر کی رسید تک کی اتنی رقم فلاں کوپن نمبر کے ذریعہ داخل کی گئی۔ تاکہ مرکز کے ریکارڈ کے ساتھ اس کا موازنہ کیا جا سکے۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

(رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴)